السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے چوری کی، سامان کے مالک نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا، کیا وہ عدالت میں جانے کے بعد چور کو معاف کر سکتا ہے تاکہ اس سے حد ساقط ہو جائے، قرآن وسنت اس معاملہ میں ہماری کیا راہنمائی کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ خود معاف کرنے والا ہے اور معافی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے لیکن چوری کے معاملات عدالت میں جانے سے پہلے پہلے معاف ہوتے ہیں۔ جب کوئی معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہو تو مالک کو معاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں حدود معاف کر دو اور جس حد کا معاملہ میرے پاس آجائے تو وہ واجب ہو جائے گی۔''[1]

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا چوری ثابت ہونے پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو جس کی چوری ہوئی تھی، اس نے کہا میں نے یہ چیز اسے ہبہ کر دی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لانے سے پہلے تو نے ایسا کام کیوں نہ کیا۔''[2]

اگرچہ کچھ ائمہ کرام کا موقف ہے کہ عدالت میں جانے کے بعد بھی اگر مالک معاف کر دے تو حد ساقط ہو جائے گی لیکن مذکورہ احادیث سے اس موقف کی تردید ہوتی ہے، لہٰذا عدالت میں پہنچنے سے پہلے پہلے معاف کر دینے کا حق ہے، اس کے بعد وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، الحدود: ۴۳۷۶۔

[2] مستدرک حاکم، ص: ۳۸۰، ج۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 472

محدث فتویٰ